بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر افضل قادری اور اس کے شاگرد کو

علمی جواب

از مفتی محمد طاہر نواز قادری

ناظم تعلیمات مرکز صراط مستقیم تاج باغ لاہور

JALALI MEDIA

Tawheed TV

#7 Pages

تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ

DrAshrafAsifJalali · MuftiTahirNawaz · TehreekSirateMustaqeem

P1

الحمد لله و كفى والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء محمد المصطفىٰ

اما بعد

قال الله تعالیٰ: ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا

پیر افضل قادری نے **لو کان فیھما الھۃ الا الله لفسدتا** پڑھ کے فیض آباد والے دھرنے میں یہ کہا کہ جس طرح زمین و آسمان میں دو خدا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ میں بھی دو خدا نہیں ہو سکتے۔ حالانکہ یہی بات بیان کرنے کی لیے مناسب الفاظ کا انتخاب بھی کیا جا سکتا تھا۔ لیکن پیر افضل قادری نے اپنی روش کے مطابق غیر مناسب الفاظ میں بندے پر لفظِ خدا کا اطلاق کر دیا۔ جس کو ہر اہلِ علم نے محسوس کیا۔ قبلہ کنز العلماء نے بھی اپنی شرعی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے کتبِ فقہ کی روشنی میں بندے پر لفظِ خدا کے اطلاق کا ہونا مدلل بیان کیا۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ٹھنڈے دل سے غور کیا جاتا۔ اور جس غلطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ڈاکٹر صاحب قبلہ نے پیر افضل قادری کی خیر خواہی کی اس سے رجوع کیا جاتا۔ لیکن افسوس ایسا نہ ہو سکا بلکہ اس سنگین غلطی کا دفاع کیا گیا۔ اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ کئی جاہل بونے اٹھ کر ڈاکٹر صاحب قبلہ کو مناظرے کا چیلنج دے کر اپنے قد میں اضافہ کی کوشش کر رہے ہیں۔

جن کو زمانے کے علماء، شیوخ الحدیث کنز العلماء کہتے ہیں۔ جن کو ہزاروں فضلاء کے استاد حافظ عبد الستار سعیدی صاحب جیسے صاحبِ علم لوگ بڑا عالم کہتے ہیں۔ جن کو دورۂ حدیث پڑھاتے ہوئے اور درسِ نظامی کے مروجہ علوم و فنون پڑھاتے ہوئے طویل عرصہ ہو گیا ہے۔ ان سے عالم ہونے کا ثبوت مانگا جا رہا ہے اور بخاری شریف کی ایک صفحہ عبارت سنانے کا کہا جا رہا ہے۔ اور دو صیغوں کی تعلیل کا بھی تقاضا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ بخاری شریف کی ایک صفحہ عبارت اور دو صیغوں کی تعلیل کو کس مستند اور معتمد علیہ شخصیت نے عالم ہونے کا معیار قرار دیا ہے؟ پیر افضل قادری اور ایسے جاہل کا مبلغ علم کیا ہے؟

اپنے بیان کیے ہوئے معیار کے مطابق پیر افضل قادری اور ایسے جاہلوں نے اپنے عالم ہونے کا ثبوت کس کو پیش کیا ہے؟ کیا پدی کیا پدی کا شوربہ۔ جیسے کسی گدھے کو سبز رنگ کا چشمہ پہنا دو تو اسے خشک چارہ بھی سبز ہی نظر آتا ہے۔ اسی طرح پیر افضل قادری اور اس کے اذناب کی آنکھوں پر جہالت، تعصب اور مفادات کی عینک ہے۔ جس کی وجہ سے کفریہ کلمات بھی معاذ اللہ انہیں حسین اور دلکش نظر آتے ہیں۔ پھر مزید تعجب ڈاکٹر صاحب قبلہ کو بخاری شریف کے ایک صفحہ عبارت اور دو صیغوں کی تعلیل کی شرط کے ساتھ مناظرے کا چیلنج کر کے فریقِ مخالف نے اپنے مبلغِ علم کو بیان کیا۔ کیونکہ مناظرے کے ماخوذ عنہ میں ایک احتمال یہ ہے کہ مناظرہ نظیر سے ماخوذ ہو تو اس کا مفہوم ہو گا کہ مناظرین علم میں ہم پلہ اور ہم مثل ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ ایک مناظر غایتِ علو و کمال میں ہو اور دوسرا غایتِ دنائت و نقصان میں ہو۔

و فی الاول ایماء الی انه ینبغی ان یکون المناظران متماثلین بان لا یکون احدھما فی غایت العلو و الکمال والاخر فی نھایة الدنائة و النقصان (مناظرہ رشیدیہ، صفحہ نمبر: 9)

جب فریقِ مخالف نے یہ شرط لگائی کہ ایک صفحہ بخاری شریف کی عبارت اور دو صیغوں کی تعلیل کے بعد مناظرہ کر لیں۔ تو اس نے

اپنا مبلغِ علم بیان کیا کہ میری صلاحیت ایک صفحہ عبارت اور دو صیغوں کی تعلیل کی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب کی بھی یہی صلاحیت ہے تو مناظرہ کر لیں کیونکہ مناظرہ متماثلین میں ہوتا ہے۔ اگر فریقِ مخالف نے ایک صفحہ عبارت کی شرط لگانے سے پہلے ایک صفحہ مناظرہ رشیدیہ کا پڑھ لیا ہوتا تو یہ گھٹیا شرط لگانے کی جرأت نہ ہوتی، اور غرورِ علم کا بھانڈہ یوں بیچ چوراہے نہ پھوٹتا۔ میرا مشورہ ہے کہ مناظرہ کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحب قبلہ کو اپنے گھٹیا معیار پر لانے کی بجائے پیر افضل قادری اور اس کی اذناب اپنے آپ کو ڈاکٹر صاحب کے معیار پر لے جائیں۔ علم تفسیر، اصول تفسیرِ حدیث، اصولِ حدیث، علمِ کلام، فقہ، اصولِ فقہ، علمِ اسماء الرجال اور دیگر علوم وفنونِ مروجہ میں مہارت وکمال حاصل کریں اور مناظرے کا شوق پورا کریں۔ پیر افضل قادری تو اس معیار تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ عمر کا بھی کچھ تقاضا ہوتا ہے۔ ہاں اگر ان کی اذناب میں کوئی ڈاکٹر صاحب کے پائے کا عالم پیدا ہوا تو پھر دیکھیں گے کیونکہ کنز العلماء روز پیدا نہیں ہوتے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

فریقِ مخالف اگر چہ اپنے آپ کو لاکھوں بار عالم کہے اور کہلوائے لیکن آپ میں اور کنز العلماء میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ فرق ہے۔

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک ہی فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

اگر چہ گدھ اور شاہین ایک ہی فضا میں پرواز کر رہے ہوں لیکن گدھ کی نظر زمین پر پڑے مردار کی طرف ہوتی ہے۔ اور شاہین کی نظر آسمان کی بلندیوں کی طرف۔ گدھ کو شاہین کا مقابلہ کرنے کے لیے عروج وبلندی میں جانا پڑے گا۔ شاہین اپنی بلندیٔ پرواز کو چھوڑ کر گدھ کا مقابلہ کرنے کے لیے پستی کی طرف نہیں آیا کرتا۔ اگر پھر بھی فریقِ مخالف اپنی ایک صفحہ والی شرط پر بضد ہے تو پھر اسکے مناظرہ کرنے کا شوق ہمارے طلبہ بھی پورا کر سکتے ہیں۔

پھر فریق مخالف نے لکھا کہ "آپ نے ٹی وی پر میرے استاد پر شرک کا فتوی جڑ دیا" تو آپ کو ڈاکٹر صاحب قبلہ کا مؤقف ہی نہیں سمجھ آیا۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ کا موقف:

ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اے۔ آر۔ وائی نیوز چینل پر بندے پر لفظِ خدا کے اطلاق کو کفر وشرک کہا، قائل کو کافر ومشرک نہیں کہا۔ یعنی بندے کو خدا کہنے کو کفر قرار دیا۔ پیر افضل قادری کو کافر ومشرک نہیں کہا۔ قول کا کفر ہونا اور ہے اور قائل کا کافر ومشرک ہونا اور ہے۔ جیسا کہ اعلیٰحضرت رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ (فتاوی رضویہ، جلد: ۱۵، صفحہ: ۲۵۱)

لہٰذا ڈاکٹر صاحب قبلہ پر یہ الزام اور بہتان ہے کہ انہوں نے پیر افضل قادری کو کافر کہا اور اس پر شرک کا فتوی لگایا۔ فریقِ مخالف بزعمِ خویش مفتی کو اپنے مطالعہ میں وسعت پیدا کرنی چاہیے اور جھوٹ بولنے سے بچنا چاہیے۔ باقی جہاں تک مفتی منیب الرحمان صاحب ہزاروی کے فتوے کا تعلق ہے تو عجلت میں دیئے گئے فتوے کی وہ خود وضاحت نہیں کر پائے۔ اور جب انکے علم میں اصل بات لائی گئی ہے اسکے بعد وہ

P3

اب تک خاموش ہیں۔ جس پر ڈاکٹر صاحب کا کالم چھپ چکا ہے۔

یہ کہنا کہ ڈاکٹر صاحب نے کسی خفیہ طاقت کے مشن پر چلتے ہوئے تحریک لبیک یارسول اللہ ﷺ کو نقصان پہنچایا یہ ایک اور جھوٹ ہے۔ اگر آپ کے پاس ثبوت ہے تو سامنے لائیں۔ بس ڈاکٹر صاحب کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے تین تین لاکھ لے کر تحریک کے عہدے نہیں بیچے۔ اور جو لوگ غازی صاحب کی رہائی تحریک میں کبھی کسی ریلی میں نظر نہیں آئے آج وہ لاکھوں کے نذرانے دینے کی وجہ سے مرکزی عہدوں پر ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب قبلہ جنہوں نے سب سے پہلے ۹ جنوری ۲۰۱۱ء کو غازی صاحب کے حق میں ایوان اقبال میں سیمینار کا انعقاد کیا۔ اور تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے مخالفین کی زبانیں بند کرائیں اور لوگوں کو غازی صاحب کے عظیم کردار پر دلائل کی روشنی میں مطمئن کیا۔

غازی صاحب کے بھائی دلپذیر اعوان صاحب کے بیان کے مطابق:

سب سے پہلے کاروان لیکر پہنچے میں خود اس کا حصہ تھا بحمد اللہ تعالی۔ بلکہ دلپذیر اعوان صاحب نے مرکز صراط مستقیم میں آمد کے موقع پر یہاں تک فرمایا تھا کہ راولپنڈی والوں کو بھی ہمارے گھر کا راستہ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے دکھایا۔ اپنے استاد سے پوچھیئے گا کہ غازی صاحب کس عالم دین پر سب سے زیادہ اعتماد فرماتے تھے؟ اور غازی صاحب نے زندگی کا آخری خط کس کے نام لکھا؟ اگر آپ کو پیر افضل قادری نہ بتا سکے تو دلپذیر اعوان صاحب سے رابطہ کر لینا ان شاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ افسوس آج وہ لوگ تحریک پر مسلط ہو گئے جو اس مشن میں شریک سفر ہی نہیں تھے۔ اور جہاں تک مفتی منیب الرحمان صاحب کو گالیاں دینے کی بات ہے یہ ایک اور جھوٹ ہے۔ یہ آپ کا ورثہ ہے اور آپ کے پاس ہی اچھا لگتا ہے۔

لفظِ خدا کی اضافت پر فریقِ مخالف کا محاسبہ:

فریقِ مخالف نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ جیسے لفظِ رب مطلق ہو تو اللہ تعالی کے لئے ہوتا ہے اور جب مضاف ہو تو غیرِ خدا کیلئے بھی جائز ہے۔ اسی طرح لفظِ خدا اضافت کے بغیر اللہ تعالیٰ کیلئے اور اضافت کے بعد غیرِ خدا کے لیے بمعنی آقا، مالک، صاحب وغیرہ استعمال ہوتا ہے۔ اور اس پر غیاث اللغات کا حوالہ پیش کیا۔ میں کہتا ہوں یہ توجیہ مردود ہے۔

اولاً ضابطہ کے مطابق مضاف اور مضاف الیہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ جیسے کتاب زید، خدائے من۔ فارسی میں جس لفظ کے آخر میں الف ہو اس کی اضافت کا ضابطہ یہ ہے کہ مضاف کے آخر میں ہمزہ مکسورہ اور یائے مجہولہ اظہار کسرہ کے لیے لاتے ہیں۔ اکرم القواعد میں ہے **"گر در آخرِ اینان (مضاف، موصوف) الف یا واؤ ساکن باشد پس در آخرِ اینان ہمزہ مکسورہ و یائے مجہول بجہتِ اظہارِ کسرہ در آرند چوں دانائے عصر وغیرہ۔"** نیز کتاب فارسی کے صفحہ نمبر 19 پر بھی یہ عبارت موجود ہے۔ تو پیر افضل قادری کے الفاظ دھرنے میں یہ تھے کہ لبیک میں بھی اگر دو خدا مانیں گے تو بیڑہ غرق ہو جائے گا۔ تو آپ یہ بتائیں کہ جیسے خدائے من میں لفظِ خدا مضاف اور لفظِ من مضاف الیہ ہے۔ پیر افضل قادری کے قول میں لفظِ خدا کا مضاف الیہ کہاں ہے؟ اگر یہ مضاف ہوتا تو اس کے آخر میں قاعدہ کے مطابق یائے اضافت ہوتی جیسے "خدائے ما بزرگ است"۔ یہ تو

ایسے ہوگیا جیسے کوئی بندہ کہے کہ گلاس میں پانی ہے تو آپ کہیں گلاس مضاف الیہ ہے ظرف نہیں۔ لہٰذا یہ ایک مغالطہ ہے کہ آپ کے استاد نے لفظِ خدا کو تحریک کی طرف مضاف کیا ہے۔

ثانیاً یہ توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ کے قبیل سے ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب قبلہ کی طرف سے تنبیہ کے بعد پیر افضل قادری نے جس ویڈیو میں ڈاکٹر صاحب قبلہ کو مناظرہ کا کہا۔ جس کا ذکر آپ نے بھی اپنے مضمون میں کیا ہے۔ اس ویڈیو میں پیر افضل قادری نے یہ کہا کہ الہٰ کے لفظ کے لئے خدا ہو تو الہٰ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جب بندوں کے لئے ہو تو پھر آقا اور حاکم کے معنی میں ہوتا ہے۔ جب خود پیر افضل قادری نے اس کو مضاف استعمال بھی نہیں کیا اور بیان بھی نہیں کیا۔ وہ مطلق استعمال کا دفاع کر رہے ہیں۔ اور آپ اضافت کی صورت میں استعمال کو جائز قرار دے رہے ہیں۔ آپ کے بے وقت راگ کو سنا جائے یا خود قائل کی وضاحت کو سنا جائے۔ اپنے استاد سے پوچھ کر بتادیں۔ پھر پیر افضل قادری نے اس کے دفاع میں جو لفظِ علی اور لفظِ داتا کو مقیس علیہ بنا کر پیش کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور مخلوق کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ کیا اضافت کی صورت میں اس کا جواز بیان کیا گیا؟

آپ کو بھی پتا ہے کہ آپ کے استاد نے لفظِ علی اور لفظِ داتا کے مخلوق کے لئے مطلقاً استعمال کو جائز قرار دیا ہے۔ اور قائل نے یہ تصریح کی ہے کہ بعض الفاظ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں اور مخلوق کے لئے بھی۔ لہٰذا آپ کے اس اضافت والے قانون سے پیر افضل قادری کا دفاع تو نہ ہو سکا۔ البتہ آپ کے ضابطہ کے مطابق جب لفظِ خدا (اللہ تعالیٰ) مطلق ہو تو اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوتا ہے اور پیر افضل قادری نے بھی مطلق استعمال کیا ہے۔ لہٰذا آپ کے ضابطہ کے مطابق پیر افضل قادری کافر ہو گیا۔ تو آپ کو مفتی ہونے کی حیثیت سے اپنے ضابطہ کے مطابق اپنے استاد کو کافر کہنا چاہیے۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔

پیر افضل قادری اور اس کے شاگرد کا لفظِ خدا کے استعمال کے لئے الگ الگ ضابطہ:

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پیر افضل قادری نے لفظِ خدا کو ان الفاظ میں استعمال کیا جو اللہ تعالیٰ کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں اور مخلوق کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ حالانکہ مفتیٔ اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان نے فتاویٰ مصطفویہ میں فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل پر ہی خدا کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ ماشاء اللہ آپ بھی مفتی کہلاتے ہیں اور آپ کے استاد کو بھی بڑا گھمنڈ ہے۔ تو مفتیٔ اعظم رحمہ اللہ کے الفاظ سے آپ کو کوئی حصر سمجھ کیوں نہیں آیا؟ پھر مفتیٔ اعظم رحمہ اللہ نے جو خدا کا معنی کیا ہے وہ بھی اپنے استاد کو بتائیں۔ مفتیٔ اعظم رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ وہ اصل میں ''خود آ'' ہے۔ جس کے معنی ہیں وہ جو خود موجود ہو کسی اور کے موجود کئے موجود نہ ہوا ہو۔

(فتاوی مصطفویہ، صفحہ: ۳۱)

لفظِ خدا کا یہ معنی جو مفتیٔ اعظم ہند رحمہ اللہ نے بیان کیا یہی معنی علامہ تفتازانی رحمہ اللہ نے لفظِ اللہ کا شرح عقائد میں بیان کیا۔ ملاحظہ ہو

المحدث للعالم هو الله تعالیٰ ای الذات الواجب الوجود الذی یکون وجوده من ذاته و لا یحتاج الی شیء اصلاً.

(شرح عقائد، صفحہ: ۲۵)

تو مفتیٔ اعظم ہند نے جو معنی بیان کیا اسکے مطابق لفظِ خدا اور لفظِ اللہ کا ایک ہی معنی ہے۔ آپ کو اور آپ کے استاد کو اگر جرأت ہے تو مفتیٔ اعظم ہند کے بیان کردہ معنیٰ کے مطابق لفظِ خدا، واجب الوجود اور لفظِ اللہ کے مفہوم میں فرق بیان کر دیں۔ لہٰذا آپ نے جو لفظِ خدا کو لفظ رب کے مشابہ قرار دیا وہ بھی غلط اور آپ کے استاد نے غیرِ خدا کے لئے استعمال کیا وہ بھی غلط۔ ہم مفتیٔ اعظم کے فتوی سے ٹکرانے والے فتویٰ کو مسترد کرتے ہیں۔

فتاوی رضویہ سے لفظِ خدا اور لفظِ اللہ کے ہم معنیٰ ہونے پر مثال:

فتاوی رضویہ سے بھی لفظِ اللہ اور لفظِ خدا کے ہم معنی ہونے کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ سے ایک طائفہ کے

بارے میں سوال ہوا۔
سوال نمبر۳:
اٹھتے بیٹھتے اپنے مرشدوں کو باسمائے امام مہدی، رسول مقبول، اللہ تعالیٰ موسوم کریں؟
آپ نے جواب میں لکھا مگر ان میں چار باتیں صریح کفر وارتداد ہیں۔ اول اپنے پیروں کو خدا اور رسول کہنا الخ۔ (فتاوی رضویہ، جلد:۱۴، صفحہ:۶۱۰)

اس سے بتانا یہ مقصود ہے کہ سائل نے سوال میں کچھ لوگوں کے بارے میں لکھا کہ وہ اپنے پیروں کو اللہ تعالیٰ کہتے ہیں اور رسول کہتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے جواب میں لکھا کہ اپنے پیروں کو خدا اور رسول کہنا کفر وارتداد ہے۔ کیونکہ جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے۔ تو سائل نے سوال میں لفظِ اللہ لکھا۔ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے جواب میں لفظِ خدا لکھا۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آپ کے نزدیک لفظِ اللہ اور لفظِ خدا ہم معنیٰ ہیں۔ اور مرشد پر لفظِ خدا کا اور رسول کا اطلاق کفر وارتداد ہے۔ اکابر کی ان تشریحات کو ٹھنڈے دل اور حوصلہ سے پڑھیں۔ میرے خیال میں یہ فتویٰ پڑھ کر تعصب کی عینک اتار کر حقیقت کو سمجھیں کہ آپ کے استاد نے بندے پر لفظِ خدا کا اطلاق کیا۔ اب قائل اور آپ اس کا دفاع کر رہے ہیں۔ جبکہ اعلیٰ حضرت اور آپ کے شہزادے نے لفظِ خدا اور لفظِ اللہ کو ہم معنیٰ تسلیم کیا ہے۔ اور آپ کے استاد کے سامنے اور موجودگی میں داتا دربار منعقد ہونے والے پروگرام میں ایک شخص نے پیر افضل قادری اور خادم رضوی کو معاذ اللہ نبی کہا۔ اور آپ کے استاد اور خادم رضوی چپ ہیں اور آپکو کچھ کہنے کی جرأت اور توفیق نہیں ہوتی۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اس پر کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا ہے۔ اس پر آپ کی غیرت کب جوش مارتی ہے؟ مجھے اس قت کا شدت سے انتظار ہے۔

پیر افضل کا لفظ خدا کے غیرِ اللہ کے لئے اطلاق کے جواز کا رد کتب فقہ کی روشنی میں:

پیر افضل قادری نے اپنے دفاع میں کہا کہ لفظِ خدا جب بندوں کے لئے ہو تو پھر آقا اور حاکم کے معنی میں ہوتا ہے میرا فریق مخالف اور پیر افضل قادری سے سوال ہے کہ درج ذیل عبارات فقہ کی تشریح کریں۔

فتاوی تاتارخانیہ اور فتاوی عالمگیری میں ہے کہ

لو قال من خدایم علی وجه المزاح یعنی خود آیم فقد کفر (فتاوی تاتارخانیہ، جلد:۵، صفحہ:۴۷۱) (فتاوی عالمگیری، جلد:۲، صفحہ:۲۷۴)

اگر کسی نے مزاحاً کہا میں خدا ہوں یعنی خود موجود ہوں کسی نے مجھے وجود نہیں دیا تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔

فتاوی بزازیہ میں ہے

لو قال من خدائم بلا همزة یرید من خدیم یکفر اثم الخ (فتاوی بزازیہ، صفحہ:۳۴۳)

پیر افضل قادری کے نظریہ کے مطابق تو مذکورہ صورتوں میں کفر کا فتوی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ غیرِ اللہ پر خدا کا اطلاق بمعنی آقا اور حاکم ہوتا ہے۔ جو انکے نزدیک درست ہے لیکن فقہاء نے اس پر کفر کا فتوی دے کر پیر افضل قادری کا ضابطہ دیوار پر مار دیا۔

اضافت کی صورت میں جواز کا رد:

مخالفِ مذکور نے غیاث اللغات کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جب لفظِ خدا مضاف ہو تو غیرِ خدا کے لئے اس کا ستعمال جائز ہے۔ لیکن قاضی خان کی عبارت اس کی تردید کرتی ہے ملاحظہ کریں۔

لو قال اے خدائ من یکون کفرا (فتاویٰ قاضی خان، آخرین جلد۴، صفحہ:۴۶۹، کتاب السیر)

کسی نے دوسرے کو کہا اے میرے خدا تو اسکا یہ قول کفر ہے۔

ان تمام عبارات میں لفظِ خدا کا اطلاق بندوں پر ہے۔

پیر افضل قادری کے ضابطہ کے مطابق غیر اللہ کے لئے لفظِ خدا بمعنی آقا اور حاکم ہوتا ہے۔ تو اس مذکورہ صورت میں کفر کا فتوی کیوں ہے؟ اور اسکے شاگرد کے مطابق اضافت کی صورت میں غیرِ خدا کے لئے استعمال جائز ہے۔ تو امام قاضی خان کو یہ جواز کیوں نظر نہیں آیا؟ اور انہوں نے اپنے فتاوی میں اس قول کو کفریہ کیوں کہا؟ اور اس ضابطہ کو کیوں رد کر دیا؟

پھر آپ کے نزدیک اضافت کی صورت میں پیر افضل قادری نے لفظِ خدا استعمال کیا۔ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے اس قول کو کفریہ کہا تو آپ نے فقہی بصیرت یا اپنی جہالت سے نکاح ٹوٹ جانے کی بات کی۔ اور ان کے لیے معاذ اللہ کفار والا اسلام لکھا حالانکہ فتاویٰ قاضی خان کی عبارت میں بھی اضافت کی صورت کو کفریہ قرار دیا ہے۔ تو قاضی خان میں بھی وہی قول ہے جو ڈاکٹر صاحب قبلہ کا ہے۔ تو کیا یہ فتویٰ دینے کے بعد فتاویٰ قاضی خان کے مصنف پر کفر کا فتویٰ ہے یا نہیں؟ اور ان کا نکاح ٹوٹا ہے یا نہیں؟ ان کے لئے دعاء رحمت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اگر ان پر کفر کا فتویٰ ہے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا تھا۔ تو وہ فتویٰ سامنے لاؤ اور آج تک جمہور نے انہیں کافر کیوں نہیں کہا؟ تو ان کا حکم بیان کرو جو دعائے رحمت کرتے رہے؟ جو رحمۃ اللہ علیہ کہتے رہے ان کا حکم بیان کرو؟ اور اگر اضافت والی صورت کو کفریہ کہنے کے بعد بھی ان کا نکاح نہیں ٹوٹا تو فرق بیان کرو کہ فتاویٰ قاضی خاں کے مصنف کافر نہیں ہوتے اور ڈاکٹر صاحب پر کفر کا فتویٰ آ جاتا ہے؟ قاضی خاں کا نکاح نہیں ٹوٹتا اور ڈاکٹر صاحب کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ قاضی خاں کے لئے دعائے مغفرت بھی جائز اور ڈاکٹر صاحب قبلہ کو سلام کرنا بھی ناجائز؟ کیا یہی فقہی بصیرت ہے جسکی وجہ سے آپ ڈاکٹر صاحب کو مناظرے کا چیلنج کر رہے رہیں؟ میرا دل کرتا ہے کہ آپ کی فقہی بصیرت پر آپ کے استاد اور آپ کے استاد کی فقہی بصیرت پر آپکو قربان کر دوں۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم اظہار یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

میرے نزدیک پیر افضل قادری کے اس نام نہاد مفتی سے ڈاکٹر صاحب قبلہ پر فتویٰ لگانے میں اور اپنے استاد کی حمایت کرنے میں درج ذیل سنگین غلطیاں ہوئی ہیں۔

(۱) اس کے نزدیک پیر افضل قادری نے لفظ خدا مضاف ہونے کی صورت میں استعمال کیا ہے حالانکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اس کے استاد کی عبارت میں لفظِ خدا مطلق ہے مضاف نہیں ہے۔

(۲) ڈاکٹر صاحب نے اس قول کو کفر و شرک کہا، قائل کو کافر و مشرک نہیں کہا حالانکہ اس نے قول کے کفر و شرک ہونے کو قائل کا کافر ہونا سمجھ لیا۔

(۳) لغوی معنیٰ کو دیکھ کر فتویٰ لکھنے بیٹھ گیا۔ شرعی تعبیرات اور فقہی عبارات کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی یا اپنے استاذ کی محبت میں یا تجاہل عارفانہ برتا ہے۔

(۴) لزوم کفر اور التزام میں فرق کا علم ہی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب قبلہ نے جو لفظِ خدا کے اطلاق کو کفر قرار دیا۔ وہ صرف ڈاکٹر صاحب قبلہ کا مؤقف نہیں بلکہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ، آپ کے صاحبزادے مفتیٔ اعظم ہند رحمہ اللہ علیہ اور دیگر اکابر فقہاء کا موقف ہے۔ لہٰذا آپ ایک کفریہ قول کے دفاع کرنے پر اور ڈاکٹر صاحب قبلہ پر غلط فتویٰ لگانے پر اپنے ایمان اور نکاح کی فکر کریں۔

لغت کے حوالوں کا جواب:

باقی جہاں تک لغت کا تعلق ہے۔ تو اہل لغت نے جو معنیٰ بیان کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ کہ لفظِ خدا اصل کے لحاظ سے اللہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے اور حاکم، آقا، مالک وغیرہ کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن شرعی استعمال کے لحاظ سے یہ اب اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہو چکا ہے۔ اہلِ لغت کا کام لفظ کا لغوی معنیٰ بیان کرنا ہوتا ہے۔ شرعی حکم بیان کرنا فقہاء کا کام ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک لفظ کا لغوی معنیٰ اور ہو اور شرعی معنیٰ اور ہو۔ جیسے لفظِ صلوٰۃ کو دیکھ لیں۔ لفظِ اللہ پر بحث آپ نے تفسیر بیضاوی میں پڑھی ہوگی کہ اس کے لغوی معانی کتنے ہیں اور اب استعمالاً وہ کیسے خاص ہو چکا ہے۔ تو اہلِ لغت نے اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے لفظِ خدا کے اصل کے لحاظ سے جتنے معانی بنتے تھے بیان کر دیئے۔ اب شرعی لحاظ سے اسکی تخصیص کو فقہاء نے بیان کیا۔ اور اس قول کو کفریہ قرار دے کر یہ واضح کر دیا کہ استعمال کے لحاظ سے یہ اللہ تعالیٰ کیلئے خاص ہے۔ اس لئے فقہاء اور اکابر نے اہلِ لغت پر کوئی فتویٰ نہیں لگایا کہ وہ اپنی ذمہ داری پوری کر رہے ہیں۔ اور خود فتویٰ لگا کر اپنی ذمہ داری بھی پوری کی۔ اگر آپ لغت کی کتاب لکھنا چاہتے ہیں تو

شوق سے لفظِ خدا کے معانی بیان کریں۔ لیکن فتویٰ کے لحاظ سے صرف لغت کا سہارا کام نہیں آئے گا۔ بلکہ فقہاء سے راہنمائی لینی پڑے گی اور فقہا کرام نے مطلق اور مضاف دونوں صورتوں پر فتویٰ دے کر ہماری راہنمائی کر دی ہے۔

آپ فیروز اللغات اور غیاث اللغات وغیرہ کے شیش محل سے باہر نکل کر فقہ اور علمِ کلام کے دلائل کا بھی نظارہ کریں۔ کیونکہ لغت کے حوالے ہمارے خلاف نہیں ہیں۔ البتہ فقہ کی عبارات آپ کے خلاف ہیں۔ اب ہم نے جو مجمل بیان کیا ہے اس کے مطابق لغت میں جو معانی ہیں وہ بھی درست اور فقہاء کرام نے جو لکھا ہے وہ بھی درست ہے۔ لیکن آپ نے جو لکھا ہے اس کے مطابق لغت کے معانی درست اور فقہاء کے فتاویٰ جات غلط ہیں۔ ہمیں تو یہ برداشت نہیں کہ لغت کے گنبد میں بیٹھ کر فتاویٰ کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں۔

اگر آپ کی فقہی بصیرت اس کو قبول کرتی ہے تو بصیرت آپ کو مبارک ہو۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب قبلہ نے جو فتاویٰ رضویہ، فتاویٰ مصطفویہ، فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ تاتارخانیہ، فتاویٰ بزازیہ اور فتاویٰ قاضی خان کی صریح عبارات اپنے دعویٰ پر پیش کی ہیں۔ آپ زبان درازی کی بجائے ان کے جوابات دیں۔ اور اپنی تائید میں اسی طرح فقہاء کرام کی عبارات اور فتاویٰ جات پیش کریں۔ جو آپ ان شاء اللہ قیامت تک نہیں کر سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ پیر افضل قادری اور اس کے حامیوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

یاد رہے میں اپنے مضمون میں افضل قادری کو پیر اس کے اندھے مریدوں کے اعتبار سے لکھتا رہا ہوں۔ ورنہ یہ شخص اتنے بڑے جرم کے بعد پیر کہلانے کا حقدار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب قبلہ کو احقاقِ حق کیلئے اتنی تکلیفیں برداشت کرنے پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

اگر محرم راز، مفتی شہزاد کے مضمون کو پڑھے تو اسے پتہ چل جائے گا کہ سب کچھ لکھا ہی پیر افضل قادری نے ہے۔ سولی پہ چڑھانے کے لیے نام بیچارے مفتی محمد شہزاد کا لکھ دیا ہے۔

وما علینا الا البلٰغ المبین